سورة آل عمران

آیات ۲۰۰ ـ ۱۹۵

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ

مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَ قٰتَلُوْا وَ

قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ؕ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع

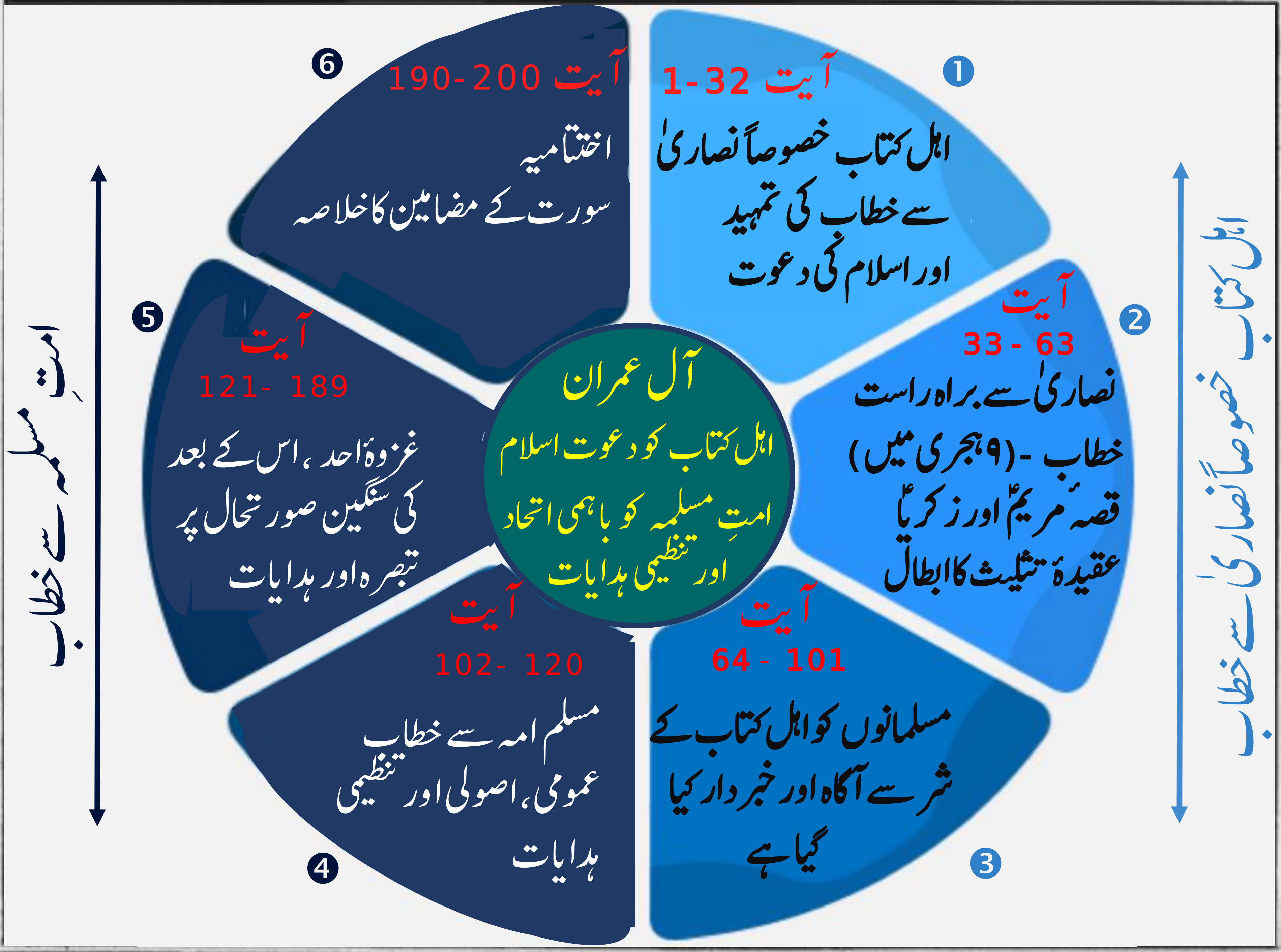
آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب کی تمہید اور اسلام کی دعوت
2
آیت 33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست خطاب - (۹ ہجری میں) قصہ مریمؑ اور زکریاؑ عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت 64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے شر سے آگاہ اور خبردار کیا گیا ہے
4
آیت 102- 120
مسلم امہ سے خطاب عمومی، اصولی اور تنظیمی ہدایات
5
آیت 121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد کی سنگین صورتحال پر تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ

فَاسْتَجَابَ - تو قبول کیا (ج و ب)

اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجَابَةً ـ قبول کرنا (X)

لَهُمْ رَبُّهُمْ - ان کے لیے ان کے رب نے (ض ي ع)

اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ ـ کہ میں نہیں ضائع کرتا

أضَاعَ يُضِيْعُ ، إضَاعَةً ـ ضائع کرنا (IV)

عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ ـ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو تم میں سے

مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی - مرد سے یا عورت (سے)

بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ - تم میں سے بعض، بعض سے ہیں

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا - پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی (ه ج ر)

هَاجَرَ يُهَاجِرُ ، مُهَاجِرَةً و هِجْرَةً ـ ہجرت کرنا (III)

وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

وَاُخْرِجُوْا - اور جو نکالے گئے

مِنْ دِیَارِهِمْ - اپنے گھروں سے

دِیار - دار کی جمع (گھر، مکان، شہر، بستی، مُلک، دنیا..)

وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ - اور جن کو اذیت دی گئی میرے راستے میں

(أ ذ ي)

آذَى يُؤذِي ، إيْذَاءً - ستانا، تکلیف دینا، اذیت دینا (IV)

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا - اور جنہوں نے جنگ کی اور قتل کیے گئے

لَاُكَفِّرَنَّ - تو میں لازماً دور کروں گا

كَفَّرَ يُكَفِّرُ ، تَكْفِيراً - دور کرنا (II)

تکْفیر (گناہ) توبہ اور اللہ کی بخشش کے سبب گناہوں کا دور ہونا

کسی کو کفر کی طرف نسبت دینا، کافر کہنا

عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ - ان سے ان کی برائیوں کو

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ - اور میں لازماً داخل کروں گا ان کو ایسے باغات میں

وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا - بہتی ہیں جن کے نیچے

نیچے سے مراد، ان باغات کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی

الْاَنْهٰرُ - نہریں

ثَوَابًا - بدلہ ہوتے ہوئے

ثَوَاب۔ اچھے کاموں کا بدلہ، انعام

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ - اللہ کے پاس سے

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ - اور اللہ کے پاس ہی

حُسْنُ الثَّوَابِ - اچھا بدلہ ہے

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِىْ
سَبِيْلِىْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

(جواب میں ان کے رب نے فرمایا) "میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے
والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو لہٰذا جن
لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو میری راہ میں اپنے گھروں سے
نکالے گئے اور ستائے گئے اور میرے لیے لڑے اور مارے گئے اُن کے سب قصور
میں معاف کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں
بہتی ہوں گی یہ اُن کی جزا ہے اللہ کے ہاں اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ہے

محمد اقبال

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ
سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

Their Lord answered the Prayer thus: "I will not suffer the work of any of you, whether male or female, to go to waste; each of you is from the other،Those who emigrated and were driven out from their homesteads and were persecuted in My cause, and who fought and were slain, indeed I shall wipe out their evil deeds from them and shall certainly admit them to the gardens beneath which rivers flow." This is their reward with their Lord; and with Allah lies the best reward.

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا ....

مومنین کی دعاؤں کی مقبولیت

- ارباب عقل و دانش (جنہیں اولوا الالباب کہا گیا) کائنات اور کائناتی مظاہر پر غور و فکر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اپنے مقصد وجود کو شعوری طور پر جان لینے کے بعد اس کائنات کے خالق، مالک، اور منتظم سے دعائیں مانگتے ہیں، اپنی بندگی اور خشوع کا اعتراف کرتے ہیں، اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور جہنم کی آگ اور رسوائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں
- اس آیت میں ان کی دعاؤں کے معاً بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعاؤں کی قبولیت کا اعلان ہے۔
- دعائیں بھی مفصل اور جامع تھیں — جوابِ دعا بھی مفصل ہے اور طرزِ ادا بھی
- جوابِ دعا حکمت بالغہ کا خزانہ لیے ہوئے۔ کیسے؟
- اس جوابِ دعا میں اسلامی طرزِ حیات کے اصل عناصر ترکیبی کا خاص طور پر ذکر۔ کہ

تم لوگوں کی جانب سے صرف تدبر اور تفکر ہی کافی نہیں ہے، خشوع و خضوع اور پر سوز دعا ہی کافی نہیں، اللہ کی طرف متوجہ ہو کر گناہوں کی معافی مانگنا ہی کافی نہیں اور صرف نجات اخروی کی طلب ہی کافی نہیں بلکہ عمل ضروری ہے ۔وہ عمل جسے اسلام تمام عبادات کا ثمرہ قرار دیتا ہے یہ ثمرہ سب کی جانب سے قبول ہوگا۔ مرد یہ عمل کریں یا عورتیں ۔اس عمل کے مقابلے میں جنس و صنف کی کوئی شرط نہیں

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ

اعمال کی میزان میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں

- اللہ کی نگاہ میں عمل کرنے والے یکساں ۔ اللہ کے ہاں یہ دستور نہیں ہے کہ عورت اور مرد، آقا اور غلام، کالے اور گورے، اونچ اور نیچ کے لیے انصاف کے اصول اور فیصلے کے معیار الگ الگ ہوں۔
- جس طرح مردوں کے اعمال اپنے روحانی ثمرات حاصل کریں گے اسی طرح عورتوں کے اعمال بھی اپنے طبعی، منطقی اور روحانی نتائج کو پہنچیں گے
- وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا (۴/۱۲۴) اور جو بھی نیک کام کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ صاحب ایمان بھی ہو- ان سب کو جنّت میں داخل کیا جائے گا اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا
- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۶/۹۷) جو کوئی بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن) ایمان والا (ہو تو ہم اسے (دنیا) میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق عطا کریں گے
- وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا (۱۵/۱۹)

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ

اعمال کی میزان میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں

- اخلاقی، ارتقائی، دینی اور روحانی اعتبار سے مرد اور عورت دونوں میں کامل مساوات ہے (یہاں قرآن نے ان تمام جاہلی نظریات اور غلط مذہبی تصورات کی تردید کردی جو عورت کو مرد کے مقابل میں، ایک فروتر مخلوق قرار دیتے تھے)
- جو فرق ہے وہ خاندان کے ادارے یا اس کی تشکیل میں دونوں کے کردار کا ہے
- انسانی اجتماعیات کی تین سطحیں - خاندان، معاشرہ اور ریاست
- قرآن نے خاندان کے بارے میں انتہائی تفصیل کے ساتھ ہدایات دی ہیں اور اتنی ہدایات معاشرتی ڈھانچے یا ریاست کی حیثیت اور اس کے نظام کے بارے میں موجود نہیں
- اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر خاندان درست خطوط پر استوار ہو گیا تو پورا معاشرہ سدھر گیا اور معاشرے کے سدھارنے سے ریاست کے معاملات بخوبی چلتے رہیں گے (اسی لیے خاندان کے ادارے میں عورت کا کردار بہت نمایاں (well defined) اور اہم ہے اور مرد کا بھی)
- قانونی معاملات (جیسے طلاق وغیرہ) میں مرد کو جو درجہ حاصل ہے اس کا سبب یہی خاندان کا ادارہ ہے جسے اسلام انتہائی مضبوط دیکھنا چاہتا ہے اور اور اس کے انتشار کے راستے میں انسانی شرف اور وقار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جو قدغن لگائی جا سکتی تھی اللہ نے لگائی
- اس کی حکمت کو نہ سمجھنے کی بنا پر لوگوں کو مرد اور عورت کے حقوق کے تعین میں مشکلات پیش آتی ہیں

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ

یہاں اس آیت میں :

- مومنینِ اہلِ عقل و دانش کی دعا کے قبول ہونے کے سبب کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان کی استجابتِ دعا کا سبب ان کے نیک عمل بتائے گئے ہیں
- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے دعا کی قبولیت میں انسان کے اعمال کا ایک کردار ہے
- ان اعمال میں اللہ کے راستے میں یعنی دین کے لیے ستایا جانا، تکلیفیں اٹھانا، گھروں سے نکالے جانا، اسی کے لیے لڑائی کرنا، اور اسی کے سارتے میں مارے جانا — یہ سب وہ اعمال ہیں جنہیں اللہ نے قبول فرمایا اور وہ ان اعمال کو ضائع نہیں کرے گا، ان کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا ان کی دعائیں سنے گا
- یہ سب مذکورہ اعمال کا اجر اللہ کی رضا، گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخل ہونا ہے۔ اور ان اعمال کی اللہ کی طرف سے اجر و ثواب کی ضمانت بھی دی گئی ہے۔
- مرد اور عورت کے عمل کے اجر میں اللہ نے کوئی فرق نہیں رکھا - اسی قرآنی اور الٰہی حکم کی بنیاد پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ " ایک جیسے کام کی اجرت میں عورت و مرد کے درمیان فرق کرنا ناروا ہے "
- اسلام میں مرد و عورت کے حقوق کے اس تحفظ کا موازنہ کیجیئے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے قوانین سے جہاں (بلا استثناء) عورتوں کو ایک ہی نوعیت کے کام (job) پر مردوں سے کم اجرت دی جاتی ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِى الۡبِلَادِؕ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ ثُمَّ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

لَا يَغُرَّنَّكَ - ہرگز نہ دھوکہ دے آپ کو

غَرَّ يَغُرُّ ، غُرُورًا - دھوکے میں ڈالنا

اس دنیا میں سب سے زیادہ دھوکے میں ڈالنے والا شیطان ہے اسی لیے اسے غُرُور کہا گیا ہے

تَقَلُّبُ الَّذِيۡنَ - چلنا پھرنا ان لوگوں کا (جنہوں نے)

تَقَلَّبَ يَتَقَلَّبُ ، تَقَلُّبًا (۷) پھرنا، الٹنا پلٹنا، آنا جانا

كَفَرُوۡا فِى الۡبِلَادِ - کفر کیا شہروں میں

بِلاد - بلد کی جمع (شہر، ملک، خطہ، زمین)

مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ - سامان ہے (یہ) تھوڑا سا

ثُمَّ مَاۡوٰٮهُمۡ - پھر ان کی منزل

جَهَنَّمُ - جہنم ہے

وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ - اور (وہ) کتنا برا ٹھکانا ہے

مَهَدَ يَمْهَدُ ، مَهْدًا بچھانا، پھیلانا، کھولنا، برابر کرنا، تیار کرنا

مهد / مهاد بچھونا، گود، جھولا، پنگھوڑا، ٹھکانا

اطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾

اے نبی ! دنیا کے ملکوں میں خدا کے نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔
یہ محض چند روزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے، پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔

(O Messenger!) Do not let the strutting about of the unbelievers in the land deceive you.
This is but a little enjoyment, then their destination is Hell -what an evil resting place!

محمد اقبال

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۗ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

دنیا میں حصول نعمت - لازماً انعام نہیں ہے

- یہاں خطاب اگرچہ واحد کے صیغے میں (یَغُرَّنَّكَ) لیکن قرآنی اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مخاطب گروہ کا ایک ایک شخص فرداً فرداً مخاطب ہے۔
- جس غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے وہ یہ کہ اگر ہم حق پر ہیں اور کفر ناحق پر، تو پھر کفر کا پلڑا بھاری کیوں ہے؟ ہر جگہ بات ان کی چلتی ہے، دولت کے منابع پر ان کا قبضہ ہے، طاقت ان کے پاس ہے ....
- دنیا کی زندگی میں جو نتائج رونما ہوتے ہیں اگر کوئی شخص ان کو آخری نتائج اور انہی کو حق و باطل کا معیار قرار دے گا تو یقیناً وہ ایک غلط نتیجے پر پہنچے گا (اس مضمون کو اس سورت میں پہلے بھی بیان کیا جا چکا)
- یہاں ایمان والوں کو بتایا گیا کہ تمہیں جو کفار کی چلت پھرت، دوڑ بھاگ اور کاروبار کی فراوانی نظر آتی ہے یہ چند روزہ زندگی کا محدود سامان اور محدود لطف اندوزی کا ذریعہ ہے
- ان کی بنیادیں اکھڑ چکی ہیں، ان کی فکر صلابت سے محروم ہے، ان کے اعمال نیکی اور خیر سے خالی ہیں۔ ان کے پاس کوئی مقصد حیات نہیں، خواہشات کی دنیا میں جیتے اور مرتے ہیں۔ وہ اس دنیا کو صرف لطف اندوزی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، انتہائی برا انجام انکا منتظر ہے۔ اس دیوار کا گرنا محض وقت کی بات ہے
- نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾

اس غلط فہمی کو خطاب کا انداز (قرآن میں)

- اسی سورت میں مسلمانوں کو جنگ احد کے موقع پر ایک عارضی ہزیمت کے بعد بھی ایسی صورتحال میں ۔اس غلط فہمی کو موضوعِ خطاب بنایا گیا
- قرآن میں کئی دیگر مقامات پر بھی یہ مضمون جس صراحت کے ساتھ آیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک مُعتدبہ تعداد کفار کی دنیا میں چلت پھرت اور ان کے طاقت کے مظاہر کے بارے میں یہ غلط فہمی رکھتے تھے
- وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (131) – طه اورآپ ہرگز آنکھیں اٹھا کر بھی نہ ان چیزوں کو دیکھیں جو ہم نے ان کے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیا کی زندگی کی زینت کے طور پر برتنے کے لیے دی ہیں، تاکہ ہم انھیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا دیا ہوا سب سے اچھا اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے
- أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ (55) نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ (56) – المومنون کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم مال اور بیٹوں میں سے جن چیزوں کے ساتھ ان کی مدد کر رہے ہیں۔ ہم انھیں بھلائیاں دینے میں جلدی کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ نہیں سمجھتے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

لٰكِنِ الَّذِيْنَ - لیکن وہ لوگ جنہوں نے

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ - تقویٰ اختیار کیا اپنے رب کا

لَهُمْ جَنّٰتٌ - ان کے لیے ہی ایسے باغات ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ - بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہیں ان میں

نُزُلًا - مہمان نوازی ہوتے ہوئے

نُزُل - کسی مہمان کی ابتدائی مہمان نوازی

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ - اللہ کے پاس سے

وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ - اور جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ - (وہ) بہتر ہے نیک لوگوں کے لیے

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کی طرف سے یہ سامان ضیافت ہے ان کے لیے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے۔

But those who fear their Lord: theirs shall be the gardens beneath which rivers flow and in which they will live forever: a hospitality from Allah Himself, And Allah's reward is best for the truly pious.

محمد اقبال

وَاِنَّ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَمَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ خٰشِعِيۡنَ لِلّٰهِ ۙ

وَاِنَّ - اور بیشک

مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ - اہل کتاب میں وہ بھی ہیں

لَمَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ - یقیناً جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر

وَ مَاۤ اُنۡزِلَ - اور اس پر جو نازل کیا گیا

اِلَيۡكُمۡ - تمہاری طرف

وَ مَاۤ اُنۡزِلَ - اور اس پر جو نازل کیا گیا

اِلَيۡهِمۡ - ان لوگوں کی طرف

خٰشِعِيۡنَ - عاجزی کرنے والے ہوتے ہوئے

لِلّٰهِ - اللہ کے لیے

خَشَعَ - عاجزی کرنا

خَاشِعِيْن - عاجزی کرنے والے

اردو میں : خشوع

لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ١٩٩

اِشتَرٰی یَشْتَرِي ، اِشْتَرَاءً ۔ لینا دینا (خرید و فرخت)

(VIII)

لَا يَشْتَرُوْنَ ۔ نہیں لیتے کرتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی آیات کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۔ تھوڑی قیمت

اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ ۔ وہ لوگ ہیں جن کے لیے

اَجْرُھُمْ ۔ ان کا اجر ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔ ان کے رب کے پاس

اِنَّ اللّٰهَ ۔ یقیناً اللہ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۔ حساب لینے میں جلدی کرنے والا ہے

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا
يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾

اہل کتاب میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں، اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف بھیجی گئی ہے اور اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو اس سے پہلے خود ان کی طرف بھیجی گئی تھی، اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں، اور اللہ کی آیات کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ نہیں دیتے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ حساب چکانے میں دیر نہیں لگاتا۔

And among the People of the Book some believe in Allah and what has been revealed to you, and what has been revealed to them. They humble themselves before Allah, and do not sell Allah's revelations for a small price. For these men their reward is with their Lord. Allah is swift in His reckoning.

وَاِنَّ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَمَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ خٰشِعِيۡنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشۡتَرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ

اچھے اہل کتاب کی تحسین

- اس سے پہلے بحیثیت مجموعی اس پوری سورۃ میں اہل کتاب کے رویے کی چونکہ شدید مذمت ہوئی ہے اس وجہ سے یہ آخر میں ان اہل کتاب کی تحسین فرمائی جو اپنی سابقہ کتب پر بھی قائم رہے اور جو دولت اسلام سے بھی مشرف ہوئے (تحسین بھی کن الفاظ میں ہے؟)
- ایمان کے اعلیٰ نمونوں کی اس نمائش گاہ اور دعا اور قبولیت دعا کے اس منظر میں اہل کتاب میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کے نمونے اس نمائش میں رکھنے کے قابل ہیں
- یہ وہ لوگ ہیں جو تمام کتب پر ایمان لے آئے ہیں۔ (موجودہ اور سابق) وہ اللہ اور اس کے درمیان بلحاظ اطاعت فرق بھی نہیں کرتے۔ وہ اللہ کے رسولوں میں سے بھی کسی میں فرق نہیں کرتے۔ وہ اس کتاب پر بھی ایمان لائے جو ان کی طرف نازل ہوئی اور اس کتاب پر بھی ایمان لائے ہیں جو مسلمانوں پر نازل ہوئی ہے
- اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہ چھپانا اور دنیاوہ مفاد کے عوض نہ بیچنا اس گروہ کے اوصاف محمود
- اس سے پہلے اہل کتاب کے ایک گروہ اور ان کے علماء کا کتاب اللہ کو دنیاوی مفاد کے لیے بیچنے پر ان کی مزمت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۣ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا - اے لوگو ! جو ایمان لائے

اصْبِرُوْا - ثابت قدم رہو

صَبَرَ يَصْبِرُ ، صَبْرًا - صبر کرنا، ثابت قدم رہنا

وَ صَابِرُوْا - اور مد مقابل سے زیادہ ثابت قدمی دکھاؤ

صَابَرَ يُصَابِرُ ، مُصَابَرَةً - مقابلے میں صبر کرنا (صبر کے مقابلے میں صبر کرنا) (III)

مقابلے میں مضبوط رہنا

وَ رَابِطُوْا -اور مقابلے کے لیے تیار رہو

(ر ب ط)

رَبَطَ - تعلق، ربط قائم کرنا

رَابَطَ يُرَابِطُ ، رِبَاطًا و مُرَابَطَةً - باہم ایک دوسرے سے ربط اور تعلق رکھنا، باہم تیار رہنا (III)

گھوڑے باندھنا (مہیا رکھنا) اور جنگ کے لیے تیار رہنا

رِبَاط - گھوڑے، گھوڑے باندھنے کی جگہ (چھاؤنی)

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ - اور تقویٰ اختیار کرو اللہ کا

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ مِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ - جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے اُن کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - شاید کہ تم مراد حاصل کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۲۰۰ ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔

Believers, be steadfast, and vie in steadfastness, stand firm in your faith, and hold Allah in fear that you may attain true success.

محمد اقبال

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

شریعت کے حقوق ادا کرنے کے لیے بنیادی ہدایات

- یہ اس سورۃ کی آخری آیت ہے جس میں خاتمہ کلام کے طور پر وہ تمام بنیاد ہدایات جمع کردی گئی ہیں جو شریعت کے حقوق ادا کرنے اور ان حالات و مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ضروری تھیں جن میں مسلمان گھرے ہوئے تھے۔ یہ ہدایات چار چیزیں اختیار کرنے اور ان پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے کے لیے ہیں
- پہلی ہدایت- اے مسلمانو ! صبر کرو

صبر کے لفظی معنی " روکنے اور باندھنے " کے ہیں۔ قرآن وسنت کی اصطلاح میں شریعت کے اتباع میں خلاف طبع چیزوں پر نفس کو جمائے رکھنا صبر کہلاتا ہے۔

الصبر عن الطاعة جن احکام پر اللہ اور اس کے رسولؐ نے عمل کرنے کا حکم دیا ان پر نفس کو جمائے رکھنا

الصبر عن المعصية جن چیزوں اور کاموں سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے منع فرمایا ان سے نفس کو روکے رکھنا

الصبر على المصائب تمام احوال میں اللہ کی شریعت پر جمے رہنا اور ہر طرح کے مخالف حالات کا مقابلہ کرنا اور تکلیفیں آئیں تو انھیں خندہ پیشانی سے برداشت کرنا اور حق سے کبھی روگردانی نہ کرنا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٢٠٠

شریعت کے حقوق ادا کرنے کے لیے بنیادی ہدایات

- دوسری ہدایت - مصابرت، یہ لفظ صبر سے ماخوذ ہے۔ لیکن اس کا معنی صبر سے کچھ مختلف ہے۔ اس کے معنی ہیں " دشمن کے مقابلے میں نہ صرف ثابت قدم رہنا بلکہ دشمن، دین دشمنی اور مسلم دشمنی میں جتنا ثابت قدم ہے اس سے زیادہ ثابت قدمی دکھانا اور اس وصف میں اس سے بازی لے جانے کی کوشش کرنا
- مسلمانوں کو جب مصابرت کا یہ حکم دیا گیا تو کفر اپنی پوری قوت میدان میں جھونک چکا تھا۔ جزیرہ عرب کی مسلمان دشمن قوتیں ایک اتحاد بنا چکی تھیں وہ ہر قیمت پر اس نوزائیدہ قوت کو فنا کر دینا چاہتی تھیں۔ ایسی صورتحال میں مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ تمہارے وسائل تو ان کے وسائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے، البتہ ! وہ چیز جو جنگ میں فیصلہ کن ہوتی ہے اور جس سے تم کفر کو شکست دے سکتے ہو وہ تمہارے کردار کی پختگی استقلال اور ثابت قدمی ہے۔ بڑی بڑی جماعتیں وسائل جنگ سے مالامال لیکن اس اخلاقی قوت سے محروم ہونے کی وجہ سے ٹھہر نہ سکیں گی
- تمہیں پامردی اور استقلال سے ان پر ثابت کرنا ہے کہ تم اخلاقی توانائی اور استقلال میں ان سے ہر لحاظ سے بہتر ہو اور یہی چیز فیصلہ کن ثابت ہو گی (اور پھر ایسا ہی ہوا آگے چل کر)

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

شریعت کے حقوق ادا کرنے کے لیے بنیادی ہدایات

- تیسری ہدایت- مرابطہ، اس کے معنی و مفہوم میں گھوڑے (مہیا کرنا) گھوڑے باندھنا، سرحدی جنگی چوکی، جنگ کی تیاری، دشمن کے مقابلے اوراپنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے جنگی گھوڑے تیار رکھنا، جنگ کے لیے مستعد اور ہشیار رہنا سب شامل ہے
- آج کی زبان میں ہر طرح کے جدید ہتھیار فراہم کرنا مراطہ کے مفہوم میں شامل ہیں (ٹینک، جنگی طیارے، راکٹ اور ایٹم بم،برقیاتی جنگ اور جنگ کی ضرورت کا دیگر سب سامان اس میں شامل)
- مادی، اخلاقی اور روحانی تیاری کے ساتھ ساتھ ہر وہ چیز جس کی جنگ میں ضرورت پیش آسکتی ہے، اس کا مہیا کیا جانا امت مسلمہ اوراس کے حکمرانوں کی شرعی ذمہ داری ہے
- اللہ کے رسول ﷺ اس کے کہ اللہ کے آخری رسول تھے اور آپ کو الٰہی نصرت و تائید حاصل تھی، آپ کی دعائیں مستجاب تھیں بااایں ہمہ ! آپ نے وسائل جنگ کے سلسلے میں ممکن تیاری میں کبھی کوتاہی نہیں فرمائی
- جنگ حنین کے موقع پر آپؐ نے دو صحابہ کو شام کے مشہور صنعتی شہر "حبر ش "میں بھیج رکھا تھا کہ وہ وہاں سے منجنیق، دبابہ اور ضبور کی صنعت سیکھ کر آئیں اور یہاں آ کر وہ ہتھیار تیار کریں۔ دبابہ اور ضبور کو اس زمانے کے ٹینک سمجھنا چاہیے اور منجنیق تو مشہور ہتھیار ہے جو قلعوں کی دیوراریں توڑنے کے لیے استعمال ہوتا تھا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰

شریعت کے حقوق ادا کرنے کے لیے بنیادی ہدایات

- چوتھی ہدایت۔ تقویٰ
- تقویٰ۔دل کی اس پاکیزگی، اخلاص، نیکی کی تڑپ، حقوق وفرائض کی پاسداری کا جذبہ اور ہر کام میں اللہ کی رضا کے حصول کے احساس کا نام ہے۔
- اس سورت میں جا بجا اور اس سے پہلے سورۃ البقرہ میں اس پر تفصیلی بحث ہو چکی ہے
- تقویٰ دل ودماغ کی ایسی صفت ہے جو ایک مومن سے کبھی الگ نہیں ہو سکتی اور جس کے بغیر کوئی نیکی بھی بارآور نہیں ہوتی۔اس لیے موقعہ صبر کا ہو، مصابرت کا ہو یا مرابطہ کا ہر صورت میں تقویٰ کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر اعمال خیر میں وہ پاکیزگی پیدا نہیں ہوتی جو اللہ کو مطلوب ہے۔

الحمد للہ یہ سورۃ مبارکہ اختتام کو پہنچی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اس کے درس میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے اس کی صحیح باتوں کو دل میں جگہ دے اور لغزشوں سے درگزر فرمائے۔آمین